سوال

ایک مسلمان بہن کہتی ہے : میں نے تقریبا ایک برس قبل شادی کی لیکن میرا خاوند میے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا مجھے علم ہے کہ اس نے میرے ساتھ شادی صرف اس لیے کی تاکہ اسے رہائش پرمٹ مل جائے، مشکل یہ ہے کہ میں اب حاملہ بھی ہوں، اور بڑی مصیبت سے دوچار ہوں میرا خاوند میرے وجود کا اعتبار ہی نہیں کرتا کہ میں بھی موجود ہوں، وہ مجھے قبیح شمار کرتا ہے، میرے خیال میں وہ اس طرح گھر اور خاندان نہیں بنانا چاہتا جس طرح اللہ کا حکم ہے جب بھی اپنے ملک جاتا ہے مجھے ساتھ نہیں لے کر جاتا میں نے اس سے اس سلسلہ میں بات کی لیکن وہ اس کی طرف دھیان ہی نہیں دیتا، کیا میرے لیے طلاق طلب کرنا جائز ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اس خاوند اور بیوی کے مابین اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے، اور انہیں ایک دوسرے حقوق کی ادائیگی کی یاددہانی کرائی جائے کہ ان دونوں پر ایک دوسرے کے متعلق کیا واجب ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اکثر خفیہ مشروں میں کوئی خیر نہیں، ہاں بھلائی اس مشورہ میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کروانے کا حکم دے، اور جو شخص صرف اللہ تعالی کی رضامندی حاصل کرنے کے ارادے سے یہ کام کرے اسے ہم یقینا بہت بڑا ثواب دیں گے النساء (114).

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

اور اگر تمہیں خاوند اور بیوی کے درمیان آپس کی ان بن کا خدشہ ہو تو ایک منصف مرد والوں میں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو، اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ تعالی دونوں میں ملاپ کرادے گا، یقینا اللہ تعالی پورے علم والا پوری خبر رکھنے والا ہے النساء (35).

تو یہ طلاق کی سوچ اور طلاق لینے میں غور وفکر پر مقدم ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے اختلافات کے سبب بالکل واہی قسم کے ہوں، یا ان اسباب کا علاج ممکن ہو، اور آدمی کو صحیح راہنمائی مل جائے، اور وہ اپنی بیوی کی قدر جان جائے، اور اپنے خاندان اور گھر کی حرص رکھے

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بیوی اپنے تصور میں مبالغہ کررہی ہو اور اپنے ساتھ خاوند کے حال کے بارہ میں تصور میں بھی مبالغہ سے کام لے رہی ہو

اور خاوند نے رہائش پرمٹ حاصل کرنے کے لیے شادی کی ہے اس کا یہ معنی نہیں کہ وہ بیوی سے محبت نہیں کرتا، یا وہ بیوی میں رغبت نہیں رکھتا، یا وہ اس کی حرص نہیں رکھتا ہے اور اسی طرح بیوی کو اپنے خاندان میں نہ لے جانے کے بھی کئی ایک اسباب ہوسکتے ہیں

اس لیے خاوند اور بیوی دونوں کو چاہیے کہ وہ اختلاف کے اسباب اور نفرت کے اسباب تلاش کریں اور ان کے علاج کی کوشش کریں

اور اگر مذکورہ وسائل فائدہ نہ دیں، اور بیوی اپنے خاوند کے ساتھ رہنے میں ضرر محسوس کرے، تو بیوی کے لیے طلاق طلب کرنا جائز ہے

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی اپنے خاوند سے بغیر کسی تنگی کے طلاق کا مطالبہ کیا تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055)، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ بغیر کسی تنگی اور سبب اور مشقت و ضرر مثلا خاوند کا بیوی کو چھوڑ دینا اور اس کے حقوق ادا نہ کرنا، یا پھر بیوی کو زدکوب کرنے اور سب وشتم کرنے کی زیادتی کرنا، یا نفقہ و اخراجات نہ دینا، ان اسباب کے علاوہ طلاق طلب کرنا حرام ہے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

145142